سوال

(354)نامردی کی وجہ سے طلاق کا مطالبہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ مسماۃ ہندہ کا زید کے ساتھ عقد ہوا جب زید ہندہ کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ نامرد ہے مردوں کی طرح وہ جماع پر قادر نہ ہو سکا بعض مرتبہ اگر دخول ہوگیا تو عضو فوراً مسترخی ہوکر بے کار ہو جاتا تھا اور پھر اس کی حالت نامردی کی اور ترقی کر گئی زید نے بعد شادی علاج بھی کیا لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہوا اور زید نے ہندہ اور اولیائے ہندہ سے یہ بھی کہا کہ فیصلہ کر لو یعنی طلاق لے لو اور مہر معاف کر دو۔ اولیائے زید نے کو سمجھایا کہ گھبراؤمت علاج کرو پھر دیکھا جائے گا لیکن زید ایسا گھبرایا کہ اس نے نکل جانے کا ارادہ کیا اور ہندہ سے کہا کہ اچھا ہوں گا تو آؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا ہندہ نے کہا میں کیا کروں گی؟ زید نے کہا چند دنوں یعنی تین چار مہینے تک میرا انتظار کرنا پھر کوئی کسی کے لیے بیٹھا تھوڑا ہی رہتا ہے نہ میں خوبصورت ہوں نہ مال دار جو مجھ سا تم کو کوئی اور نہ ملے گا۔ پھر بلا اطلاع چل دیا اور پھر آج تک جس کو عرصہ ڈیڑھ برس کا ہوا اس کا کہیں پتا نہ چلا۔ باوجود تلاش کے اس کی کچھ خبر نہ ملی اور نہ اپنی کچھ خبر ہندہ کو بھیجی اب ہندہ ضروریات بشریہ کی وجہ سے متضرر ہے اب وہ عقد ثانی کرنا چاہتی ہے لہٰذا شرع شریف کا ہندہ کے لیے کیا حکم ہے اور جہاں تک غور کیا جاتا ہے زید کی واپسی کی کوئی امید نہیں ہے اور زید ایک مسافر غریب الوطن تھا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں شرع شریف کا حکم ہندہ کے لیے یہ ہے کہ وہ عقد ثانی کر سکتی ہے اگر عدت گزر چکی ہے اور اگر عدت نہیں گزری ہے تو عدت گزرنے کے بعد کر سکتی ہے اس لیے کہ ہندہ پر طلاق کنائی واقع ہو چکی ہے وہ عورت انقضائے عدت کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہے ہندہ پر اس لیے طلاق کنائی ہو چکی ہے کہ زید نے ہندہ کے پوچھنے پر کہ تمھارے چلے جانے کے بعد میں کیا کروں گی؟ زید نے کہا چند دنوں یعنی تین چار مہینے تک میرا انتظار کرنا پھر کوئی کسی کے لیے بیٹھا تھوڑا ہی رہتا ہے نہ میں خوبصورت ہوں نہ مال دار جو مجھ سا تم کو کوئی اور نہ ملے گا۔

جس کا مطلب بہت صاف ہے کہ زید نے ہندہ سے کہا کہ تم مدت مذکورہ یعنی تین چار مہینے تک میرا انتظار کرنا پھر دوسرا عقد کر لینا کیوں کہ کوئی کسی کے لیے بیٹھا تھوڑا ہی رہتا ہے تو تم بھی میرے لیے بیٹھی نہ رہنا بلکہ دوسرا عقد کر لینا پس زید کا یہ قول لفظ ابْتَغِي الْأَزْوَاجَ (کوئی خاوند تلاش کر لے) سے ایقاع طلاق میں زیادہ صاف ہے بلکہ قریب بتصریح ہے کیوں کہ لفظ ابْتَغِي الْأَزْوَاجَ میں جس قدر غیر طلاق کا احتمال ہے اس قدر زید کے اس قول میں نہیں ہے اور لفظ ابْتَغِي الْأَزْوَاجَ طلاق کنائی ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں مذکور ہے تو زید قول مذکور بالا ولیٰ طلاق کنائی ہے۔

ہدایہ (354/1)کی عبارت یہ ہے۔

وبقية الكنايات اذا نوي بها الطلاق كانت واحدة بائنة وان نوي ثلاثا كانت ثلاثا وان نوي ثنتين كانت واحدة بائنة ہذا مثل قولہ : انت بائن وبتة وبتلة وحرام   الی قولہ : ابْتَغِی الأَزْوَاجَ

(طلاق کنائی میں اگر نیت ایک طلاق کی ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر تین کی نیت ہوگی تو تین ہوں گی اور دو کی نیت ہوگی تو ایک بائن ہوگی جیسے کہے تو بائن ہے تو بتہ ہے تو بتلہ ہے حرام ہے اور کوئی دوسرا خاوند تلاش کرو)

ایسا ہی "کنزالدقائق" میں ہے اور فتاوی عالمگیری (529/1) میں ہے۔

"ابْتَغِی الأَزْوَاجَ یقع واحدة بائنة ان نواہا او ثنتان وثلاث ان نواہا ہکذا فی شرح الوقایة"

(اگر لفظ کہے کہ کوئی خاوند تلاش کرلے تو اگر نیت ایک طلاق کی ہوگی تو ایک ہوگی۔ اگر دو کی ہوگی تو دو اور اگر تین کی ہوگی تو تین) باقی رہا یہ امر کہ زید کی نیت بھی اس قول سے طلاق کی تھی یا نہیں؟ سو واضح رہے کہ ضرور تھی اور یہ بہت ظاہر ہے اس لیے کہ زید نے جو بات کہی تھی ہندہ کے پوچھنے پر کہی تھی کہ تمہارے چلے جانے کے بعد میں کیا کروں گی۔ ؟ایسی حالت میں ظاہر ہی ہے کہ زید کی نیت طلاق ہی کی تھی یہاں تک کہ اگر زید بالفرض اس نیت سے انکار بھی کرے کہ میری نیت اس قول سے طلاق نہ تھی تو اس کا یہ قول اخیر مسموع نہ ہوگا ہدایہ (354/1) میں ہے۔

وفی حال مذاکرة الطلاق لم یصدق فیما یصلح جوابا ولا یصلح ردفی القضاء مثل قولہ خلیة وبریة بائن بتة حرام اعتدي امرک بیدک اختاري لان الظاہر ان مرادہ الطلاق عند سؤال الطلاق"

(اگر طلاق کا تذکرہ ہورہا ہو اور مرد کوئی ایسی بات کہے جو سوال کا جواب ہوسکے اور قضا میں ادا کے لیے صالح نہ ہو تو وہ اگر طلاق کا انکار کرے تو اس کو سچا نہ سمجھا جائے گا جیسے تو کالی ہے تو بری ہے تو بائن ہے تو بتہ ہے تو حرام ہے تجھے اختیار ہے کیوں کہ اس صورت میں ظاہر اطلاق ہی مراد ہے جب کہ وہ طلاق کا سوال کررہی ہو)

ظاہر ہے کہ زید کا قول مذکور ہندہ کے سوال کا جواب ہے نہ ہندہ کے سوال کا رد اور نہ وہ رد ہونے کا صالح ہے الحاصل ہندہ پر طلاق کنائی واقع ہوچکی ہے تو ہندہ کو شرعاً اختیار ہے کہ اگر عدت گزر چکی ہے تو ابھی عقد ثانی کرسکتی ہے ورنہ انقضائے عدو اللہ اعلم بالصواب۔

اگر بالفرض زید کا قول مذکور طلاق قرار نہ دیا جائے تو اگر زید نے ہندہ کے لیے نفقہ نہیں چھوڑا ہے جیسا کہ عبارت سوال سے اس کا شعار ہوتا ہے تو اگر ایسی حالت میں ہندہ فسخ نکاح کی طالب ہو تو شرعاً اس کے نکاح کے فسخ کردینے کا حکم ہے اور جب نکاح فسخ کردیا جائے تو انقضائے عدت کے بعد ہندہ عقد ثانی کرسکتی ہے۔

ردالمختار (1015/2 چھاپہ مصر) میں فتاوی قاری الہدایہ سے منقول ہے۔

"حیث سأل عمن غاب زوجہا ولم یترک لہا نفقة. فأجاب : إذا أقامت بینة علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذ وہو قضاء علی الغائب، وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا 'فعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجہا من الغیر بعد العدة واذا حضر الزوج الاول وبرہن علی خلاف ما ادعت من ترکہا بلا نفقة لا تقبل بینتہ لان البینة الاولیٰ ترجحت بالقضاء فلا تبطل بالثانیة"

(جب ان سے عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا شوہر غائب ہوجائے اور عورت کے لیے خرچ نہ چھوڑ جائے تو انھوں نے جواب دیا جب عورت اس پر دلائل پیش کرکے ثابت کردے اور فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو میرے خیال میں قاضی اگر فسخ کردے تو یہ فیصلہ نافذ ہوگا یہ قضا علی الغائب کی قبیل سے ہے اور قضا علی الغیب کے نفاذ میں ہمارے نزدیک دو روایتیں ہیں اس کے نفاذ کی روایت کے مطابق حنفی کو جائز ہے کہ عدت کے بعد اس عورت کا نکاح کسی اور سے کردے۔ اگر اس کے بعد اس کا خاوند آجائے اور کہے کہ اس کے پاس خرچ موجود تھا اور دلائل سے ثابت بھی کردے تو بھی اس کی دلیل قبول نہ کی جائے گی کیوں کہ پہلی دلیل فیصلہ کی وجہ سے راجح ہوچکی ہے وہ دوسری سے باطل نہ ہوگی)

ویؤیدہ مافی بلوغ المرام وہوما اخرجہ سعید بن منصور عن سفیان عن ابی الزناد عن سعید بن المسیب فی الرجل لایجد ما ینفق علی اہلہ قال : یفرق بینہما قال ابوالزناد : وقلت لسعید بن المسیب سنۃ؟ قال سنۃ وہذا مرسل قوي "[1]

(اس کی تائید بلوغ المرام میں موجود سعید بن مسیب کے قول سے بھی ہوتی ہے کہ اگر کوئی آدمی بیوی کو خرچ نہ دے سکے تو ان میں تفریق کر دی جائے میں نے سعید سے پوچھا کیا یہ سنت ہے؟ کہا ہاں اور یہ مرسل قوی ہے۔

وفی شرح سبل السلام (۲/۱۲۷) ومراسیل سعید معمول بہا لما عرف من انہ لایرسل الا عن ثقۃ قال الشافعی : والذي یشبہ ان یکون قول سعید سنۃ سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "

(سعید بن مسیب کی مراسیل معمول بہا ہیں کیوں کہ معلوم ہے کہ وہ ثقہ ہی سے ارسال کرتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سعید کے قول "یہ سنت ہے" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے)

وفیہ ایضاً : وقد اخرج الدارقطنی والبیہقی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بلفظہ : قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لایجد ما ینفق علی امراتہ قال : (یفرق بینہما)

(ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو آدمی بیوی کو خرچ نہ دے سکے اس کی عورت کو علاحدہ کر دیا جائے)

"وفی بلوغ المرام ایضاً عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غابوا عن نسائہم ان یاخذوہم بان ینفقوا او یطلقوا الحدیث اخرجہ الشافعی ثم البیہقی باسناد حسن "[2]

(حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکروں کے سپہ سالاروں کو لکھا تھا کہ جو لوگ اپنی بیویاں چھوڑ کر باہر چلے گئے ہیں ان سے مطالبہ کرو کہ یا وہ اپنی عورتوں کو خرچ دیں یا طلاق دیں الحدیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

"وفی سبل السلام (128/2) ہذا دلیل علی انہ یجب احد الامرین علی الازواج الانفاق او لطلاق "اھ"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خاوندوں پر خرچ یا طلاق میں سے ایک امر واجب ہے)

---

[1]۔ بلوغ المرام رقم الحدیث (1158)

[2]۔ بلوغ المرام رقم الحدیث (1159)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 558

محدث فتویٰ